حضرت رسالت مآب کے مکاتیب

ڈاکٹر محمد ریاض

سن ۶ ھجری (۶۲۸ء) میں صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جسے اسلامی تاریخ میں بے حد اھمیت حاصل ھے - مقام حدیبیہ کو اب شمیسیہ کہا جاتا ھے اور یہ جدہ، مکہ مکرمہ شاھراہ پر واقع ھے - مقام حدیبیہ پر ھونے والے معاھدے اور بیعت الرضوان کی وضاحت کی یہاں ضرورت نہیں - نبی اکرمؐ نے کفار مکہ کے ساتھ بظاھر نرم شرائط پر یہ معاھدہ طے فرمایا تھا مگر یہی میثاق فتح(۱) مکہ اور دیگر ممالک میں اسلام کی نشر و اشاعت کا موجب بنا - کہتے ھیں کہ اس معاھدے کے ایک سال بعد سن ۷ ھجری میں نبی اکرمؐ نے شاہ حبشہ اصحمہ نجاشی کے نام سب سے پہلا تبلیغی مکتوب ارسال فرمایا تھا - حبش، عرب کے جنوب میں مشرقی افریقہ کا وہ ملک ھے جسے ابی سینا اور ایتھوپیا بھی کہتے رھے ھیں - اصحمہ نجاشی (م ۶۳۰ء) کے نام حضرت رسالت مآب کے تین مکتوب دست یاب ھیں - ایک مکتوب نبوی اصحمہ کے جانشین کے نام بھی موجود ھے - معروف شاہ نجاشی وھی ھے جس نے دوسرا مکتوب نبوی ملنے پر اسلام قبول کر لیا تھا - نبی اکرمؐ کے جو چار خط اپنی اصلی اور ابتدائی حالت میں دست یاب ھوئے ھیں، ان میں ایک نجاشی کے نام لکھا جانے والا یہی مکتوب دوم ھے- باقی تین مکتوبات ایران، بحرین اور مصر کے حکام کے نام لکھے گئے -

اصحمہ نجاشی کے نام مرقوم دوسرے مکتوب نبوی کو دوسری جنگ عظیم کے دوران شاہ حبش ھیلاسلاسی نے اپنے خزانہ سے نکال کر مسلمانوں کے

حوالے کیا تھا ۔ یہ جھلی پر مرقوم ہے جو ساڑھے تیرہ انچ لمبی اور ۹ انچ چوڑی ہے ۔ ہر مکتوب نبوی کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے اور آخر میں محمد رسول اللہ کے کلمات کی مہر ثبت ہے ۔ اس خط میں آغاز و انجام کے یہ حصے مدھم پڑ گئے ہیں(۲) ۔

خسرو پرویز شاہنشاہ فارس کے نام مکتوب نبوی لبنان کے ایک وزیر خارجہ ہنری فرعون کے آبائی ذخیرہ کتب سے دست یاب ہوا ۔ یہ وزیر مذہباً مسیحی ہیں ۔ انھوں نے اسے ڈاکٹر صلاح المنجد کے حوالے کیا جنھوں نے اس کی متن بیروت کے اخبار الحیاۃ ۲۲ مئی ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں ایک مفصل تحقیقی مقالے کے ذیل میں شائع کروائی تھی(۳) ۔ یہ کھال پر لکھا ہوا ہے ۔ اس کے نیچے سبز رنگ کا کپڑا چسپاں ہے اور اسے ایک فریم پر لگا کر محفوظ کر دیا گیا ہے ۔

بحرین کے ایرانی گورنر منذر کے نام مکتوب نبوی استنبول کے تبرکات نبوی میں محفوظ ہے ۔ اسے خلیفہ عثمانی عبد الحمید خان اول نے کسی فرانسیسی سیاح سے خریدا تھا ۔ فرانسیسی سیاح نے ۱۸۵۸ء میں اسے ایک مصری راہب سے حاصل کیا تھا ۔ یہ ایک باریک سیاہی مائل بھوری کھال پر مرقوم ہے ۔ مقوقس روسی بیز نطینی سلطنت کی جانب سے مصر کا نائب السلطنت تھا ۔ اس کے نام حضرت رسالت مآب نے جو تبلیغی خط بھجوایا تھا، اسے بھی سلطان عبد الحمید خان اول عثمانی نے فرانسیسی مستشرق بارفلامی سے خریدا اور یہ بھی استنبول کے عجائب خانے میں محفوظ ہے ۔ فرانسیسی مستشرق کو یہ خط مصر کے ایک مسیحی صومعہ سے ملا تھا ۔ مقوقس نے اگرچہ دعوت اسلام کو قبول نہ کیا، مگر اس نے اس نامہ مبارک کو ہاتھی دانت کے ایک ڈبے میں محفوظ کروا

دیا تھا۔ سلطان عبدالحمید خاں مرحوم نے اسے سونے کے فریم میں لگوایا ہے(٥)۔ آٹھویں صدی ہجری میں شیخ ابو عبداللہ المقدسی نے مصباح المضیٔ کے نام سے مکاتیب نبویﷺ کا جو مجموعہ مرتب فرمایا، اس میں وہ تصریح فرماتے ہیں کہ اس مکتوب گرامی کو حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے فرمان رسول کے مطابق تحریر کیا تھا۔ مگر چونکہ اس مکتوب اور حاکم بحرین کے نام مرقوم مکتوب کا انداز تحریر یکساں نوعیت کا ہے، لہذا یہ دوسرا خط بھی شاید حضرت صدیق اکبرؓ نے ہی لکھا ہوگا۔ یہاں یہ بات لائق ذکر ہے کہ مقوقس کا خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ لے گئے تھے۔ مقوقس نے مکتوب نبوی کا احترام سے جواب دیا اور چند تحائف بھی ارسال کئے۔ ان تحائف میں ماریہ اور سیرین نام کی دو کنیز بہنیں اور ایک گھوڑا شامل تھا۔ مشہور شمشیر ذوالفقار جو آنحضرت نے حضرت علیؓ کو عنایت کی تھی بعض روایات کے مطابق یہ بھی مقوقس کے ہدایا میں شامل تھی۔

نبی اکرم کے مذکورہ بالا چار مکاتیب کا ہم نے بطور خاص اس لئے ذکر کیا کہ وہ اپنی اصلی حالت اور تحریر میں دستیاب ہوچکے ہیں۔ مگر دیگر مکتوبات نبوی کی طرح ان کے متون بھی تواریخ و سیر کی کتب میں منقول ہوتے رہے ہیں۔

حکمت ابلاغ:

ملہم وحی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات اور ان کے محتویات و حکم ہمارے یا کسی دوسرے کے تجزیہ و تبصرہ کے محتاج نہیں ہیں، مگر امت مسلمہ حکمت دین کے تقاضے سمجھنے اور تبلیغ و موعظہ کے اصول سیکھنے کے لئے اس چراغ سے حصول ہدایت کی ہمیشہ محتاج رہے گی۔ مکاتیب کا اعجاز

زور بیان اور انتہائی نپا تلا انداز اس لئے تعجب خیز نہیں کیونکہ انہیں دنیا کی افصح و ابلغ ہستی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لکھوایا ہے۔ مکتوبات کا انداز اور عبارت اس قدر جامع، مانع اور موثر ہے کہ انسانی عقل اس سے افضل و اکمل اسلوب کبھی تلاش نہ کر سکے گی۔ یہ مکتوبات بھی نبوت کے جمال و جلال کے مظہر ہیں۔ ان کا انداز تقریباً یکساں نوعیت کا ہے۔

۱ - شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا اہتمام۔

۲ - نبی اکرمؐ کا اسم گرامی مع منصب رسالت (من محمد رسول اللہ)

۳ - مکتوب الیہ کا نام مع لقب یا عہدہ۔

۴ - پیغام مکتوب (تبلیغی خط کی صورت میں دعوت اسلام کا لب لباب اور اسلام کے اہم تر نکات کا ذکر)

۵ - آخر میں مہر رسالت کا ثبت ہونا۔ مہر ''محمد رسول اللہ،، اس طرح بنی ہوئی تھی کہ اللہ اوپر، رسول درمیان میں اور محمد نیچے پڑتا تھا

اللہ
رسول
محمد

۶ - سورہ طه کی آیت مبارکہ ۴۷ ''والسلام علی من اتبع الھدی،، (اور جس نے ہدایت کی پیروی کی اس پر سلام ہو) ہر خط کے آخر میں ہے اور کبھی کبھی یہ آیت آغاز کلام کے طور پر بھی نقل ہوئی ہے۔

۷ - ایک مضمون کے خطوط میں یکسانیت کار فرما ہے مگر دیگر موضوعات کے خطوط اپنے اپنے مضمون کے حاکی ہیں۔

تبلیغ کا بخو احسن انجام دینا بڑا مشکل کام ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ۔ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی (۱۰۸ : ۲)

(کہہ دو کہ میرا راستہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے پیروکار

روشنی اور بصیرت کے ساتھ ہیں۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات اس حکمت ابلاغ کے مظہر ہیں۔ آپ سارے جہاں کے لئے پیغامبر ہیں اور آخری نبی بھی اس لئے آپ نے تبلیغی خطوط کے ذریعے دنیا پر ابلاغ اسلام کی حجت تمام کردی اور خدا کے اس حکم کی عملی تفسیر پیش کردی کہ یاایہا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک (۵ : ۱۰)

(یعنی اے رسول، جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے دوسروں تک پہنچادیجئے)۔

اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ مذہباً عیسائی تھا۔ نبی اکرمؐ نے اپنی بعثت کے چھٹے سال (۶۱۴ء) حضرت جعفر طیارؓ بن ابو طالب کے ہاتھ یہ خط روانہ فرمایا تھا۔ ہجرت حبشہ کا واقعہ معروف ہے۔ مہاجرین حبشہ کے ایک قافلہ کے سالار حضرت عثمان غنیؓ تھے اور دوسرے کے حضرت جعفر طیار۔ اس مکتوب گرامی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں اور حکمت ابلاغ پر غور فرمائیں کہ نبی اکرمؐ نے ایک عیسائی حکمران کو عقائد اسلام کی طرف راغب کرنے کے لئے کس بے نظیر اسلوب سے موعظہ و انذار کا فریضہ انجام دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ شاہ حبش نجاشی کے نام میں اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو تمام کائنات کا مالک ہے، پاک ہے، امان دینے والا اور سلامت رکھنے والا ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ عیسی ابن مریم اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جن کو پاک اور برائی سے محفوظ مریم کی طرف القا کیا گیا اور وہ بطن مریم سے جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ نے عیسی کو اپنی روح سے اسی طرح پیدا کیا

جس طرح اس نے آدم کو اپنے ھاتھ سے پیدا کیا تھا۔

میں آپ کو اس خدائے واحد کی طرف دعوت دیتا ھوں جس کا کوئی شریک نہیں ۔ آپ اس پر ایمان لائیں، خدا کی اطاعت میں میرا ساتھ دیں، میری پیروی اختیار کریں اور میری رسالت کو تسلیم کریں کیونکہ میں خدا کا پیغامبر ھوں ۔ میں نے اللہ کا پیغام خلوص کے ساتھ آپ کو پہنچادینے میں آپ کی خیر خواھی کی ھے ۔ میری ھمدردانہ نصیحت کو قبول کرنا آپ کا کام ھے ۔

میں آپ کے لوگوں کو بھی یہی دعوت دیتا ھوں۔

میں اپنے عم زاد بھائی جعفر کو کچھ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھیج رھا ھوں ۔ یہ لوگ جب آپ کے ھاں آئیں تو حکومت کا کبر و غرور ترک کرکے ان سے تواضع برتیں ۔ جس نے راہ راست کی پیروی کی، اس پر سلامتی ھو،، ۔

مکتوب گرامی کا منقولہ متن پاک، تاریخ طبری جلد ۳ اور کئی دیگر کتب میں موجود ھے ۔ اس کے آخر میں مہر نبوت نہ تھی کیونکہ بظاھر اس کا رواج صلح حدیبیہ کے موقع سے ھوا، مکتوب پاک پر ذرا غور کریں تو مندرجہ ذیل نکتے اور حکمت کی باتیں سامنے آتی ھیں :

انبیائے کرامؑ کی دعوت و تبلیغ کا مرکزی نقطہ ''درس توحید،، رھا ھے ۔ نبی اکرم نے تثلیث کے قائل شخص کو حضرت عیسی کے بارے میں عقائد بتائے اور اسے توحید کے تقاضے سمجھائے ۔ اپنی نبوت کے اعلان کے ساتھ ساتھ آنحضرت نے علت ابلاغ بھی سمجھائی کہ وہ اپنے فرض منصبی اور جذبہ خیر خواھی کے تحت یہ دعوت دے رھے ھیں ۔ مکتوب کا آخری حصہ جلال نبوت کا مظہر ھے ۔ نبی اکرمؐ کس طمانیت قلبی کے ساتھ ایک اجنبی عیسائی بادشاہ کو یہ تلقین کرتے ھیں کہ مسلمان مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک

انجام دے، اور نجاشی نے واقعی ایسے ہی کیا تھا۔ اصحمہ نجاشی کے نام سن ۷ ھجری (۶۲۹ء) میں نبی اکرمؐ نے جو دوسرا مکتوب ارسال فرمایا اور جو اپنی صورت اولی میں دست یاب ہو گیا ہے اسے پڑھ کر شاہ حبشہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ خط پہلے خط سے خاصا مشابہ ہے، کیونکہ دونوں کے ذریعے ابلاغ حق کا کام انجام دیا گیا اور ایک عیسائی کو اسلامی عقیدہ توحید سے روشناس کرایا گیا۔ اس کا اختتامیہ البتہ یوں ہے:

''میں آپ کو اور آپ کے لشکر کو اللہ رب العزت کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ پس میں نے تبلیغ اور نصیحت کا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اسے قبول کر لیں۔ جس نے راہ ھدایت کی پیروی کی، اس پر سلامتی ہو۔

اللہ

رسول

محمد

مشہور مقولہ ہے کہ ''الناس علی دین ملوکھم،،۔ ملوک و حکام کی روش رعایا پر بلا شبہہ اثر انداز ہوتی ہے۔ نبی اکرم نے اسی خاطر شاہ حبشہ کے ذریعے وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام دی، اور اتمام حجت کے وسائل فراہم فرمائے، شاھنشاہ فارس خسرو پرویز اور نائب السلطنت مصر مقوقس کے نام مکتوبات نبوی کے آخری میں مرقوم ہے کہ اگر انھوں نے اسلام قبول نہ کیا، اور اپنی رعایا کو پیغام اسلام پہنچانے کا اہتمام نہ کیا، تو ان لوگوں کے غیر مسلم اور گم گشتہ راہ رہنے کی ذمہ رداری ان پر پڑے گی۔ یہ ایک ذمہ دار شخص سے کام لینے اور اسے احساس مسئولیت دلانے کی مبارک کوشش نظر آتی ہے۔ اور یہ خصوصیت سب مکتوبات نبوی میں مشہود ہے۔

صحابہ کرام کے نام خطوط:

نبی اکرم نے بعض صحابہ کرام کے نام بھی ھدایت پرور مکتوبات لکھے

تھے ایسے صحابہ کسی سہم اور فریضہ کو انجام دینے کے سلسلے میں حرمین شریفین کے نواح سے وقتی طور پر دور تھے اور پیغامبر اکرمؐ نے انھیں کسی قاصد کے ذریعے مکتوب فرمان ہدایت بھیجا - ایسے مکاتیب ایک مسلمان حکمران اور راھنما کے لئے حرز جان بنانے کے قابل ھیں - آپ کے یہ خطوط تواضع اور انکساری کے مظہر ھیں جب کہ مقتدر حکام مکاتیب میں بھی تحکم، شان و شکوہ اور رعب داب سے کام لیتے ھیں - ذیل میں ھم ایک مکتوب نبوی کا اردو ترجمہ نقل کرتے ھیں جو حضرت خالد بن ولید کے نام لکھا گیا تھا - حضرت خالد یمن کے قبیلہ بنی حارث میں اسلام کی تبلیغ کرنے پر مامور تھے - انھوں نے حضرت رسالت مآبؐ کو اس قبیلہ کے مسلمان ھو جانے کی اطلاع بھجوائی، تو بارگاہ رسالت سے یہ نامہ گرامی صادر ھوا جو تاریخ طبری جلد ۳ میں موجود ھے -

''بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے — خالد بن ولید کے نام

السلام علیک - میں اس اللہ کا حمد گو ھوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں-

تمہارے قاصد کے ذریعے تمہارا خط ملا جس میں تم نے بنی الحارث کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دی ھے معلوم ھوا کہ تم نے انھیں اسلام کی جو دعوت دی، اسے انھوں نے قبول کیا ھے، اور وہ اس بات کی شہادت دیتے ھیں کہ خدائے واحد لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ھے - اللہ تعالی نے ان لوگوں کو اپنی ھدایت سے سر بلند کیا ھے - تم انھیں جنت کی بشارت دو اور دوزخ سے ڈراؤ-

اس کام سے فارغ ھو کر یہاں چلے آؤ اور بنی الحارث سے کہو کہ اپنا ایک وفد میرے پاس بھیجیں -

والسلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ،،

منقولہ خط کا سلام و دعاء سے آغاز ہوتا ہے اور اسی پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں کس ایجاز اور سادگی کو ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ بنی الحارث کے مشرف بہ اسلام ہونے اور حضرت خالد کی کامیاب تبلیغ حق پر اس خط میں اظہار مسرت موجود ہے، مگر یہ مسرت کس قدر معتدل اور متوازن ہے ۔ اس میں ذات پیغامبر کی تعریف ہے نہ حضرت خالد یا قبیلہ بنی الحارث کی۔ یہ جملہ کہ ''اللہ تعالی نے ان لوگوں کو اپنی ہدایت سے سر بلند کیا ہے،، کس قدر اسلامی فلسفہ توحید کی عکاسی کرتا ہے کہ ہدایت اور راہنمائی تائید ایزدی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے ۔ منقولہ خط سن ١٠ ہجری (٦٣١ء) سے مربوط ہے ۔

صحابہ کرامؓ کے نام نبی اکرمؐ کے مختلف مراسلے اور رقعے بھی اسی ایجاز اور صراحت کے حامل ہیں ۔ ذیل کا مختصر مکتوب دیکھئے جو حضرت زبیر بن عوام کے نام مرقوم ہے ۔ حضرت زبیر، آپ کے پھوپی زاد بھائی تھے اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں ۔ نبی اکرم نے انہیں ''شواق،، کے علاقے کی اراضی مرحمت فرمائی اور حضرت علی سے یہ مکتوب لکھوایا، جو طبقات ابن سعد کی جلد ٣ میں موجود ہے :

''محمد رسول اللہ کی طرف سے — زبیر بن عوام کے نام

میں نے زبیر کو شواق کی ساری اراضی دے دی ہے ۔ اس میں کوئی ان سے مزاحمت نہ کرے ۔

اللہ
رسول
محمد

رحمۃ للعالمین کے اس قسم کے مختصر عطا نامے افراد کے علاوہ قبائل کے لئے بھی صادر ہوئے تھے۔ ذیل کا نامہ قبیلہ بنی الحارث کے لئے ارقام پذیر ہوا اور یہ بھی طبقات ابن سعد جلد ٣ میں موجود ہے ۔ اس قسم کے خطوط دراصل دستاویز کے حکم میں آتے ہیں اور ان میں ''من،، (از) اور ''الی،،

(بطرف) والا حصه محذوف ہے :

''بسم اللہ الرحمن الرحیم،،

ساریه اور اس کا بلند حصه بنی الحارث کو دے دیا گیا ہے بشرطیکه یه لوگ نماز پڑھتے اور زکوۃ ادا کرتے رھیں، مشرکین سے رابطه نه رکھیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اختیار کئے رھیں۔

اللہ
رسول
محمد

مکتوبات اور فقہی مسائل کی ہدایات :

بعض استفسارات کے جواب میں نبی اکرم نے فقہی مسائل کے بارے میں امت مسلمه کے لئے نہایت صراحت کے ساتھ ابدی رہنمائی فرمائی ہے۔ یه راهنمائی بعض عامل اور حاکم صحابه کے نام مکاتیب میں ملتی ہے اور بعض نو مسلم حکام کے نام خطوط میں۔ مثلاً ذیل کا مکتوب مقدس جنوبی یمن کے ملوک شاهان حمیر(۱۱) کے نام لکھا گیا تھا اور اس کا متن تاریخ طبری اور طبقات ابن سعد (دونوں کی جلد ۳) اور کئی دوسری کتابوں میں موجود ہے:

''بسم اللہ الرحمن الرحیم،،

محمد رسول اللہ کی جانب سے — شاهان حمیر کے نام

السلام علیکم۔ میں اس خدا کا حمد گو هوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ کے قاصد روم سے میری مراجعت کے وقت پہنچے۔ انھوں نے آپ کا پیغام پہنچایا انھوں نے مشرکین سے آپ کی جنگ کی اور وهاں کے حالات کی تفصیل بیان کی اللہ تعالی نے آپ کو اپنی هدایت سے سر بلند کیا ہے۔ آپ کو چاهئے که اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرلیں۔ نماز پڑھتے اور زکوۃ ادا کرتے رهیں اور مال غنیمت میں سے اللہ کے رسول کا خمس

دیتے رہیں۔

اللہ نے مسلمانوں کی املاک پر جو صدقہ مقرر کیا ہے وہ بارانی اور نہری زمینوں میں عشر اور چاہی زمینوں میں نصف عشر ہے۔ زکوۃ میں ہر ۴۰ اونٹوں پر ایک جوان اونٹنی اور ۳۰ اونٹوں پر ایک جوان اونٹ ہے۔ ہر ۵ اونٹوں پر ایک بکری اور دس اونٹوں پر دو بکریاں دی جائیں۔ ہر ۴۰ بیلوں پر ایک جوان گائے اور ہر ۳۰ گائے یا بیلوں پر ایک بچھڑا دیں۔ ہر ۴۰ بھیڑ بکریوں پر ایک جوان بکری ہے۔ یہ مویشیوں کی زکوۃ کا نصاب ہے۔ زکوۃ کا یہ نصاب اللہ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے۔ جو اس سے زیادہ دے۔ وہ اس کے لئے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ مگر جو صرف مقررہ تعداد اور حد ادا کرے اور اپنے اسلام کا اعلان کرے، اور مشرکوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی مدد کرے، وہ مسلمان ہے۔ اس کو مسلمانوں کے تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی تمام ذمہ داریاں اس پر عائد ہوں گی۔ اس وعدے کے ایفا کے لئے میں اللہ اور اس کے رسول کی ضمانت دیتا ہوں۔

جو یہودی یا نصرانی اسلام لائے، اس کے ساتھ بھی یہی عمل ہوگا۔ جو شخص یہودی یا مسیحی مذہب پر قائم رہنا چاہے، اس کو تبدیلی مذہب کے لئے کسی طرح بھی مجبور نہیں کیا جائے گا۔ البتہ اس کو جزیہ دینا ہوگا جس کی مقدار ہر بالغ شخص پر ایک دینار ہے، یا اس کی قیمت یا اتنی قیمت کا کپڑا۔ جو شخص یہ رقم اللہ کے رسول کو ادا کرے گا، اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول کے ذمے ہے، اور جو شخص جزیہ سے انکار کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا دشمن سمجھا جائے گا۔

اللہ
محمد
رسول

حدیث، سیرت اور تاریخ اسلام کی کتابوں میں تین سو کے قریب مکتوبات نبوی محفوظ ہیں، اور ان میں سے ۱۳۹ خطوط کے متون من و عن دست یاب ہیں اور بقیہ کا مفہوم منقول ملتا ہے۔ ان میں وثائق اور معاهدے بھی ہیں جو نبی اکرمؐ نے مختلف عرب قبائل کے ساتھ انجام دئے ہیں ۔ مولانا سید محبوب رضوی نے اپنی تالیف، مکتوبات نبوی ،، میں (بھارت، تاج پبلشرز دھلی ۱۹۷۷ صفحات ۳۲۰) بعض مکاتیب نبوی کی قابل قدر تفہیم پیش کی ہے .. مکتوبات نبوی کا مطالعه، اسوۂ حسنه کے ایک گوشے سے اکتساب نور کرنے کے مترادف ہے۔

وصلی الله علی خاتم النبیین محمد و علی آله و صحبه وازواجه اجمعین ؕ

حواشی

۱ - اسی معاهده کے ضمن میں سوره الفتح (۴۸) میں آیا ہے که ''انا فتحنا لك فتحاً مبیناً،، (آیه ۱) اور ''لقد رضی الله عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرة،، (آیه ۱۸)

۲ - رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کی سیاسی زندگی از ڈاکٹر حمید الله صفحه ۱۶۹ اور ۱۸۲ (مطبوعه لاهور)

۳ - مستفاد از ماهنامه البلاغ کراچی بابت مئی ۱۹۶۸ء

۴ - رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کی سیاسی زندگی صفحه ۲۰۹ اور ۲۲۴

۵ - مکتوبات نبوی مرتبه سید محبوب رضوی دھلی (بھارت) ۱۹۷۵ صفحه ۱۷۰

۶ - گلستان سعدی جلد اول مرتبه پروفیسر سید خلیل خطیب رهبر تهران ۱۹۶۶ صفحه ۱۱۱ -

۷ - قرآن مجید ۲۸ : ۳۴

۸ - ایضاً ۳۳:۴۵

۹ - مثلاً سوره آل عمران اور سوره مریم کی کئی آیات

۱۰ حمیره یعنی جنوبی یمن میں اس وقت کئی حکمرانوں کی عملداری تھی اور ان میں سے هر ایک اپنے آپ کو ملک (بادشاه) کہتا تھا ۔

۱۱ - منقول از مکتوبات نبوی (حواله ۶ بالا) صفحه ۲۰۰ و ۲۰۱